تصریحات

یوں تو ازل سے ہی حق و باطل اور کفر و اسلام کی باہمی آویزش اور ستیزہ کاری چلی آرہی ہے لیکن افقِ عالم پر بالخصوص اس وقت جس شدت سے سازشوں کا تانا بانا بنا جا رہا ہے اور جس طرح آئمہ کفر کی طرف سے چراغِ اسلام کو کلیتہً بجھانے کی کوشش کی جا رہی ہے اس سے قبل نہ تھی۔ عالمی طاقتیں اسلام دشمنی میں تمام اخلاقی مصلحتی اور انسانی تقاضوں کو بھی چھوڑتی چلی جا رہی ہیں اور بین الاقوامی قوانین تک کو کھلی جارحیت سے پائمال کیا جا رہا ہے۔ اس کا کھلا نظارہ مشرقی پاکستان کی علیحدگی، فلپائن میں مسلمانوں کی نسل کشی، کشمیر کے مسلمانوں پر مظالم، فلسطینی مسلمانوں کا طویل استحصال، مسجدِ اقصیٰ کی آتش زدگی اور صیہونیت کی غنڈہ گردی میں غیر مسلم دنیا کی واضح اور غیر مبہم پشت پناہی میں کیا جا سکتا ہے۔ اس سلسلہ میں یو۔ این۔ او (سلامتی کونسل) کے قول و فعل کے تضاد کا آئینہ بھی آپ کے سامنے ہے۔ جسے دیکھ کر سیاسیات کا ایک معمولی طالب علم بھی پکار اٹھتا ہے کہ تاریخِ عالم میں حق و انصاف اور عدل و شرافت کا یوں جنازہ تو کسی نے نہ نکالا تھا اور اس مکروہ سیاست میں ساری طاقتیں یکساں ملوّث ہیں۔ بھارت، صیہونیت، برطانیہ، روس اور امریکہ سب کا اشتراک اس امر پر ہے کہ کسی نہ کسی طرح دنیا میں اسلام کا نام لینے والا ایک شخص بھی باقی نہ رہے۔ حضورؐ کے اس قول کی صداقت پوری طرح کھل کر ملاحظہ کی جا سکتی ہے کہ "الکفر ملتہ واحدۃ" دنیا میں نظریاتی طور پر نقشہ عالم پر ابھرنے والی فقط ایک اسلامی سلطنت ہے جسے آپ پاکستان

کے نام سے جانتے ہیں، اگرچہ ہمارے دامن میں فقط نام ہی نام ہے، کام نہیں لیکن با ایں ہمہ پاکستان ہی دنیا کا وہ واحد ملک ہے جسے ہر وقت اپنی بقا ہی کا خطرہ لگا رہتا ہے اور یہی ملک نت نئی سازشوں کا تختۂ مشق اور کفر کی برق پاشیوں کی آماجگاہ ہے، ہمارا سب سے بڑا قصور یہی ہے کہ ہم نے اسلام کا نام لیا تھا۔

گذشتہ ربع صدی میں بھارت چار دفعہ پاکستان پر کھلی جارحیت کر چکا ہے اور سرد جنگ تو ہر وقت جاری ہے حقیقت یہ ہے ہندو عقیدۃً ہندوستان کی سرزمین کو "ماتا" کا درجہ دیتا ہے اور ماں کے ٹکڑے کرنا کون گوارہ کر سکتا ہے ہندو نے لفظی طور پر تو پاکستان کو تسلیم کر لیا ہے لیکن دلی طور پر کبھی قبول نہیں کر سکتا۔ ہندو کی سیاست یہ ہے کہ اسلام کی طاقت کو اس طرح ملیا میٹ کر دے کہ پھر کوئی یہ کہنے والا نہ رہے۔

اے رودِ بارِ گنگا! وہ دن ہیں یاد تجھ کو
اترا ترے کنارے جب کارواں ہمارا

اسی مقصد کی تکمیل کے لیے بھارت جس طرح اپنے باشندوں کو بھوکا رکھ کر بھی عظیم جنگی تیاریوں اور بھیانک فوجی منصوبوں میں مصروف ہے وہ قابلِ اغماض نہیں ہے جو قومیں دشمن کو حقیر سمجھ کر لہو و لعب حب دنیا اور تعیش پسندی میں ڈوب جاتی ہیں وہ صفحہ ہستی پہ ایسے ہی ختم ہو جاتی ہیں جیسے ہم اپنی آٹھ سو سالہ با جبروت شاہنشاہی کے باوجود غرناطہ و سپین اور مغربِ اقصیٰ میں ختم ہو چکے ہیں۔

بھارت کے ایوانِ زیریں میں سال ۷۳-۷۴ء کی پیش کی گئی ڈیفنس رپورٹ پر تبصرہ کرتے ہوئے خود بھارت کا ایک اخبار "آرگنائزر" لکھتا ہے۔

"۷۲-۷۱ء میں بھارت کا دفاعی بجٹ ۱۲ ارب روپے تھا لیکن پاکستان سے جنگ کی وجہ سے عملی طور پر ۱۴ ارب روپے خرچ ہوئے۔ سال ۷۳-۷۲ء میں دفاع کے لیے ۱۴ ارب روپے مختص کیے گئے تھے لیکن فی الحقیقت ۱۶ ارب روپے صرف ہوئے جس کا مطلب یہ ہے کہ صرف دو سال کے عرصہ میں بھارت کے دفاعی بجٹ میں ایک تہائی کا اضافہ ہوا"

اسی رپورٹ میں "پاکستان سے خطرہ" کے عنوان سے "قومی سلامتی" کا ایک باب رکھا گیا ہے اس میں درج ہے کہ "پاکستان سے ۷۱ء کی جنگ میں جو نقصان ہوا اس کی تلافی ہو چکی ہے مزید برآں مغربی محاذ پر اگلے حصوں پر واقع کئی ہوائی اڈے جن سے پہلے کوئی خاص کام

نہ لیا گیا تھا اب توسیع کر کے انہیں زیادہ کار آمد اور خفیہ بنایا جا رہا ہے اور ایک عظیم مربوط فضائی۔ دفاعی نظام تکمیل کے مراحل میں ہے گولہ بارود اور اسلحہ کی تیاری کے لیے اس وقت تیس اسلحہ ساز فیکٹریاں (ARCINALS) اور آٹھ اسلحہ ساز ادارے شب و روز کام کر رہے ہیں جن میں دو لاکھ افراد شب و روز مصروفِ عمل ہیں۔ جن میں خود بخود چلنے والی رائفلیں۔ کاربائن ہلکی مشین گنیں، چھوٹے پیمانے کی مارٹرز، طیارہ اور ٹینک شکن گنیں، ایک ایک ہزار پونڈ وزن کے بم اور راکٹ اور دیگر مختلف قسم کا اسلحہ تیار کیا جا رہا ہے۔ تیس دفاعی ادارے (ہندوستان ایروناٹکس بھارت الیکٹرانکس اور میزاگان ڈاکس) بمبار طیارے۔ راڈار۔ فریگیٹ (بحری جنگی جہاز اور تجارتی جہاز) بنانے میں مصروف ہیں۔ ٹینک۔ ٹریکٹر اور اینٹی ٹینک، اسلحہ اس کے علاوہ ہے۔ نیز ایچ ایف نمبر ۲۴ (الف) کا طیارہ کی تکمیل کے لیے بھارت گذشتہ سال سے مصروف ہے۔

بھارت جو اسلحہ روس۔ امریکہ۔ فرانس اور برطانیہ سے کروڑوں ڈالر کا خرید رہا ہے وہ اس کے علاوہ ہے اس کے باوجود بھارت نے کہا ہے کہ وہ آبادی کے لحاظ سے دنیا کا دوسرا اور رقبہ کے لحاظ سے ساتواں بڑا ملک ہے لیکن عالمی معاملات میں اسے اس کا جائز مقام ابھی تک نہیں ملا ہے۔

بھارت پارلیمنٹ میں مسٹر جگ جیون رام نے کہا کہ مسٹر بھٹو مخاصمت اور محاذ آرائی کی پالیسی ترک کرنے سے محترز ہیں اس لیے دفاعی اخراجات میں اضافہ بالکل جائز ہے بلکہ امریکہ نے جو چند فاضل پرزے دینے کا وعدہ کیا ہے اسے بھارت کے لیے عظیم خطرہ قرار دیا ہے۔

بھارت کے ایک اور اخبار "ہندوستان سٹینڈرڈ" نے کہا ہے کہ اسلام آباد کی طرف سے نئے حملے کے پیشِ نظر مضبوط دفاعی انتظامات کو ضروری قرار دیا گیا ہے نیز کہا ہے کہ اگر مسٹر بھٹو امن کی پیشکش تسلیم کر بھی لیں تب بھی دفاعی تیاریوں کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔

بھارت کے دفاعی اداروں کی پیداوار ۱۷۳ کروڑ روپے تھی جو ۷۳-۷۲ء میں بڑھ کر ۲۵۱ کروڑ روپے ہو گئی۔ یہ ہے بھارت کے حالیہ دفاعی بجٹ کا سرسری جائزہ۔ آپ نے دیکھ لیا ہے کہ یہ اسلام دشمن ملک کس طرح ہمارا نصف ملک چھین کر بھی بقایا نصف کے لیے دندانِ حرص و آز کو تیز کر رہا ہے۔ آخر یہ سب تیاریاں ہمارے خلاف نہیں تو کس کے خلاف ہیں۔ مورخہ ۲۵ فروری کو قذافی سٹیڈیم میں لیبیا کے جواں سال مردِ مجاہد نے صاف لفظوں میں پاکستانیوں کو خبردار کیا ہے کہ تمہارا دشمن اپنے مکروہ عزائم سے باز نہیں آیا اور اس سے

غافل رہنا اپنی ہلاکت کو دعوت دینے کے مترادف ہے اور یہ سب کچھ اسلام دشمنی میں کیا جا رہا ہے۔

الاسلام دوا ء ِ ہر کل داء

جہاں کفر اپنی سازشوں میں تیز تر ہے خدا کا شکر ہے کہ اسلام کے عالمی اتحاد کا رجحان بھی دن بدن بڑھ رہا ہے اور دنیائے اسلام میں بسنے والا ایک بچہ بھی یہ سمجھ رہا ہے کہ ہماری بقا اور اسلام کی سربلندی اخوت، اتحاد باہمی اور ملتِ اسلامیہ کی یکجہتی میں مضمر ہے۔ پاکستان میں مسلم سربراہوں کی کانفرنس سے یہ جذبہ عالمی طور پر ابھر کر سامنے آگیا ہے بالخصوص نوجوان پود نے پہلی بار محسوس کیا ہے کہ اگر مسلم ممالک متحد ہو جائیں اور اپنے تمام وسائل مجتمع کر لیں تو یہ تیسری دنیا ایک ناقابلِ شکست بلاک کی صورت اختیار کر سکتی ہے۔ اسلام نے تو اخوتِ اسلامی کو تمام رشتوں پر افضل رشتہ قرار دیا ہے اتحاد خیال کا رشتہ خون کے رشتوں سے کہیں بڑھ کر ہے۔ آں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تمام مسلمان ایک فردِ واحد کی طرح ہیں ایک کی تکلیف دوسرے کی تکلیف اور ایک کی راحت سب کی راحت ہے

اتحاد برائے ملتِ اسلامیہ

اتحادِ اسلامی کا واحد مرکزِ اشتراک صرف ایک نقطہ ہے وہ ہے "اسلام اور سربلندی ملت اسلام" دین کے بغیر مسلمانوں کا اتحاد قطعاً بے معنی اور لاحاصل ہے خدا کو بھی ایسے اتحاد اور ایسی متحد قوم کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اسلام ایک نظریاتی طاقت ہے اور مسلمان ایک نظریاتی قوم۔ وطن اسلام کی حفاظت اس نظریاتی طاقت کے بغیر نہیں ہو سکتی اس نظریاتی قوت کو ہم "ایمان باللہ" کے نام سے بھی تعبیر کر سکتے ہیں۔ مفکر ملت حضرتِ اقبال نے اسی خیال کو یوں ادا کیا ہے۔

دامنِ دیں ہاتھ سے چھوٹا تو جمعیت کہاں
اور جمعیت ہوئی رخصت تو ملت بھی گئی

مسلمانوں نے جب کبھی اور جہاں کہیں علاقائی تصور قائم کیا اور وسیع اسلامی برادری کو نظر انداز کیا وہیں ذلیل و خوار ہو گئے۔ اسلام میں رنگ ونسل قوم و وطن اور ملک و مال کے نام پر علیحدگی حرام ہے اور بت پرستی کی ایک شکل ہے۔

بتانِ رنگ و بو کو توڑ کر ملت میں گم ہو جا
نہ ایرانی رہے باقی نہ تورانی نہ افغانی

عربوں نے صدر ناصر کے وقت "عرب عربوں کے لیے" نعرہ لگایا اور اہل مصر فراعنۂ مصر کو اپنا دا سمجھنے لگے تو چند گھنٹوں کے اندر اندر سارے مصر کی نصفائی طاقت گنوا بیٹھے اب جب کہ فوجیوں نے میدانِ جنگ میں نمازیں پڑھیں اور "اللہ اکبر" کے نعرے لگائے تو وہی یہودی سویز کے کناروں اور سینا کی وادیوں سے بستر گول کر رہے ہیں۔

جو کرے گا امتیازِ رنگ و خون، مٹ جائے گا
تُرکِ خرگاہی ہو یا اعرابیٔ والا گہر!

حضرتِ علامہ اقبال نے تو وطن پرستی کے پیرہن کو مذہب کا کفن قرار دیا ہے

ان تازہ خداؤں میں بڑا سب سے وطن ہے
جو پیرہن ہے اس کا وہ مذہب کا کفن ہے!

احیائے خلافتِ اسلامیہ

تمام عالمی سازشوں۔ تمام غیر مسلم طاقتوں اور ان کی ریشہ دوانیوں کا علاج ایک اور صرف ایک ہے وہ یہ کہ تمام ممالک اسلامیہ ایک لڑی میں اپنے آپ کو پرولیں اور خلافتِ اسلامیہ کے احیا کا فیصلہ کریں۔ خلافت علیٰ منہاج نبوت۔ خداوندِ کعبہ کی قسم کہ اگر تمام ممالک اسلامیہ صرف متحد ہونے کا اعلان ہی کر دیں تو تمام دنیا کے مسلمانوں کے مسائل خود بخود حل ہو جائیں کیونکہ جب دنیا یہ دیکھے گی کہ دنیا کی چالیس اسلامی ریاستیں متحد اور یکمشت ہو گئی ہیں تو ان سے لڑنے کی کس میں طاقت ہو گی۔ اس وقت دنیا میں مسلمانوں کی تعداد ۹۰ کروڑ ہے، جو ساری قوموں اور مذہبوں سے زیادہ ہے۔ دنیا کا ہر چوتھا آدمی مسلمان ہے۔ دنیا میں ستر فیصد سے زیادہ پٹرولیم ہمارے پاس ہے دنیا میں سب سے زیادہ ربڑ کی پیداوار ہماری ہے۔ دنیا کے سارے بحری ناکوں پر ہمارا تصرف ہے۔ دنیا میں سب سے عظیم آبی شاہراہ ہمارے زیرِ نگیں ہے دنیا میں سب سے اعلیٰ غذائی قوت کھجور اسلامی ممالک کا تحفہ ہے۔ اسی طرح متعدد دیگر معدنیات اور قدرتی عطیات سے مسلمان مالا مال ہیں اگر مسلمان اپنے ایمان کی روحانی طاقت اور اپنے قدرتی وسائل کی مادی طاقت لے کر میدان میں نکل آئے تو یقین کے ساتھ کہا جا سکتا ہے کہ پھر مخالفت تو کجا مسلمانوں کی خوشامد کرنے میں تمام غیر مسلم ممالک ایک دوسرے سے سبقت لے جانے میں فخر محسوس کریں گے۔

اتحاد ہمیں صرف پاکستان کی بقا کے لیے ہی مطلوب نہیں ہے بلکہ ساری دنیا کے اسلام

کے تحفظ اور نشوونما کے لیے ضروری ہے۔ سارے مشرق وسطےٰ کا امن تمام افریقی مسلم سلطنتوں کی ترقی۔ دوسری طرف انڈونیشیا۔ ملیشیا اور فلپائن کے لیے بھی ہمارا اتحاد آبِ حیات کا حکم رکھتا ہے۔

مسلم ممالک کا قدرتی ارتباط

آپ دیکھتے نہیں کہ تمام عالم اسلام کو قدرت نے کس طرح مربوط اور ایک دوسرے سے پیوست کر دیا ہے۔ ذرا دنیا کا نقشہ تو ملاحظہ فرمائیے۔ پاکستان کے دل لاہور سے اگر ایک آدمی چلے تو مراکش کے دارالخلافہ رباط تک اسے ہر جگہ محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کلمہ پڑھنے والے ہی ملیں گے، پاکستان کے بعد افغانستان، ایران، عراق، اردن اور شام، ترکی، سعودی عرب۔ مصر۔ لیبیا۔ اومان الجزائر، لبنان اور مراکش ایک خط میں چلے جا رہے ہیں اس کی دوسری لائن میں۔ کویت، بحرین، قطر، مسقط اور عدن واقع ہیں۔ تیسری ملحقہ لائن میں یمن، سوڈان۔ صومالیہ۔ چاڈ۔ نائجر۔ مالی، نائجیریا۔ موریطانیہ، سینی گال، افریقی مسلم مملکتیں ہیں۔ یہ تمام طاقتیں بحری اور بری راستوں سے باہم ملی ہوئی ہیں۔

مرکزی قیادت ابھر رہی ہے

خدا کا شکر ہے کہ عالم اسلام کئی صدیوں کے بعد بیدار ہو رہا ہے۔ اور عرب نے جس سرعت سے کروٹ لی ہے اس سے بے حد توقعات وابستہ کی جا سکتی ہیں، عالمی صورتِ حالات کو دیکھتے ہوئے یہ کہنا مبالغہ نہیں کہ دنیا میں انسانیت کی راہنمائی اور قیادت پھر بطن ارضی یعنی مکہ مدینہ سے اٹھنے والی ہے آپ دیکھتے نہیں کہ کس طرح تمام عرب ممالک آزادی کے ساتھ متحد ہونے کے لیے بھی بے چین ہیں۔ لیبیا اور مصر، لیبیا اور شام کے ادغام اور اتحاد کی آوازیں آپ سن چکے ہیں، خلیج فارس کی تمام عرب امارتیں بھی متحد ہو گئی ہیں یمن بھی اپنے دونوں بازوؤں کو سمیٹنے والا ہے اور خانہ بدوش فلسطینیوں سے یاسر عرفات بروئے کار آیا ہے پٹرولیم نے تمام عرب ممالک کو افراطِ زر سے ہمکنار کر دیا ہے اور ساری دنیا ان کے تیل کی محتاج ہو کر رہ گئی ہے، افریقہ کے مسلم ممالک بھی عرب ریاستوں سے بغلگیر ہو گئے ہیں اور مالی اعانت کے ساتھ ساتھ روحانی ترقی کے لیے عرب کو آمادہ کر رہے ہیں چنانچہ حالیہ عرب سربراہی کانفرنس نے فیصلہ کر لیا ہے کہ افریقہ میں دو عظیم یونیورسٹیاں قائم کر دی جائیں اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ یہ افریقی آزاد ممالک یورپی اقوام کو آنکھیں دکھا دکھا کر للکار رہے ہیں یوگنڈا کے عیدی امین نے تمام غیر ملکیوں کو اپنے وطن سے بیک بینی و دوگوش نکال دیا ہے اور افریقی ممالک

ہیں جس سرعت سے اسلام پھیل رہا ہے اور جس سرعت سے عیسائی مشنریاں ناکام ہوئی ہیں وہ اسلام کی نشأۃ ثانیہ کی ایک بین دلیل ہے۔ جامعہ ازہر کے علاوہ پاکستان اور دوسرے عرب ممالک نے افریقی طلباء کے لیے اپنے اداروں کے دروازے کھول دیے ہیں۔

قدرت نے حرمین الشریفین کی پاسبانی کے لیے فیصل جیسی عظیم شخصیت کو چن لیا ہے۔ جو اتحادِ عالمِ اسلام کے لیے بیتاب وار بے چین ہیں۔ جو ہر مسلم کے لیے ہر وقت معاون اور دعاگو ہیں انہی کی کوششوں سے مسلم بلاک اور اسلامی سیکریٹریٹ قائم ہو چکا ہے۔ جس کے زیر اہتمام تمام مسلم وزرائے خارجہ اور مسلم سربراہانِ مملکت کی تنظیم عمل میں آچکی ہے۔ جس کے دو عظیم الشان اجلاس (پہلا رباط اور دوسرا لاہور میں) منعقد ہو چکے ہیں۔ یہ اتحاد اسلام ازم کے دیرینہ خواب جو کسی ملاں جمال الدین افغانی۔ علامہ اقبال) اور علی برادران نے دیکھا تھا کی تعبیر بنتا جا رہا ہے۔ خداوند ارض وسما کی ذاتِ گرامی سے توقع ہے کہ مسلمان انشاء اللہ ایک دفعہ پھر اعلائے کلمۃ الحق کے لیے میدان عمل میں سربکف نکل آئیں گے۔ سربلندیٔ اسلام کے متعلق جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کئی احادیث ہیں جن کے ظہور کا وقت بہت قریب آرہا ہے۔ انشاء اللہ کسی آئندہ صحبت میں فرمودات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے متعلق گفتگو ہوگی ؎

ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کے لیے
نیل کے ساحل سے لے کر تا بخاکِ کاشغر